جونہی باب ادب پہنچا عجب دیکھے نظارے
ہر سمت چمن مہکے ملیں دل کو سہارے

حلقہ یاراں (محمد عمر سیال ،محمد عثمان نذیر) نے محبت کے دامن میں سمیٹا،ساتذہ کرام (ڈاکٹر سعادت سعید ،ڈاکٹر تبسم کاشمیری ،ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی،ڈاکٹر صائمہ ارم،ڈاکٹر نسیمہ رحمان،ڈاکٹر نعیم ورک) کی علمی گفتگو نے علم کی گرہیں کھولیں ، جدید و کلاسک ادب کے نئے مفاہیم اور متعلقاتِ ادب سے ذات باطن کے جملہ جواہر کو بازیاب کرنے کی سعی کی۔کورس ورک کی تکمیل کے بعد انتخاب موضوع کا عمل پیش آیا نگران مقالہ ڈاکٹر نسیمہ رحمان نے میرے شعری ذوق کو مد نظر رکھتے ہوے جدید ادب کے مشاہیر کی تخلیق سے نئ جہتوں پر توجہ مرکوز کرنے کا مشورہ دیا جس کے لیے منیر نیازی کو علامتیت اور تمثالیت کے تناظر میں پرکھنے پر اکتفا ہوا۔

مقالہ کا عنوان " **منیر نیازی کی شاعری کا مطالعہ: علامتیت اور تمثالیت کے تناظر میں**" طے پایا اس تحقیقی و تنقیدی موضوع کی تہوں ،پرتوں اور سطحوں کو نہایت دیانتداری اور دل جمعی سے کھولنا شروع کیا مقالہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔

پہلا باب منیر نیازی کے احوال و آثار اور شخصی پہلوؤں پر مشتمل ہے جس میں منیر نیازی کے خاندان ،خارجی ماحول،سماجی ربط،مرور ایام کے ساتھ حوادثات زمانہ ، نفسی محرکات ،ذہنی نا آسودگی ،انتشاری کیفیات ،تمثالی اور علامتی عوامل ،ذاتی پسند ، ناپسند ،جبلی آرکی ٹایپ ،باعیانہ اور وحشیانہ عناصراور شعری کائنات کا مطالعہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

دوسرے باب میں علامتیت کے بنیادی رموز سے بحث کی گی ہے کہ علامت نگاری کیا ہے ؟، معانوی اعتبار سے اس کی اقسام اور ذرائع کو دیکھا گیا ہے کہ علامت کی ابتدائی تشکیل کن عناصر سے ممکن ہے فطری کائنات میں انسانی اظہارِ کے لیے علامت کیونکر ضروری ہے مغرب میں علامت نگاری نے تحریک کی صورت کیسے اختیار کی نیز اس کے علمبرداروں کے جملہ اوصاف کو سمجھ کر اردو ادب کی شعری روایت میں علامت نگاری کے رحجان اور چند مشرقی آفاقی علامتوں کو جدید شعریات کے ساتھ منطبق کرنے کوشش کی گئی ہے

تیسرے باب میں منیر نیازی کی شعری کائنات کو علامت نگاری کے فنی معیارات کو مد نظر رکھتے ہوئے منیر کی

شعری علامتوں کو تین حصوں (ذاتی / اتفاقی علامتیں ، آفاقی علامتیں ،اساطیری علامتیں) میں منقسم کر کے تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہے۔مزید منیر کے علامتی نظام کو سمجھنے کے لیے خارجی ماحول (کوہ شولک کے جنگل اور ہوشیار پور کی بستی) کو باطنی خلفشار سے منسلک کر کے منیر کے ڈر ،خوف،دہشت،دشمن سماج، جن بھوت کے تصور ، خنجر بکف چڑیلوں، آسیبی راتوں میں آتما اور ماتما کی آمد اورپر اسرار علامتوں کے مفاہیم کو قارئین ادب تو پہنچانے کی سعی کی ہے۔

چوتھے باب میں تمثال نگاری کے بنیادی مباحث کو سمجھنے اور فن پارے پر اطلاق کرنے کی مشق کی گی ہے ۔اس تنقیدی تھیوری کے مختلف ناموں کی معانویت،شعری جمالیات میں تمثال کی ضرورت و اہمت،اقسام اور ذرائع کا احاطہ کیا ہے۔تمثال نگار ذہن میں خیالات کے ہیولا کی عکس بندی کر کے مختلف رنگوں، جسموں، حسوں اور ذائقوں کو صفحۂ قرطاس پر لانے کی کوشش کرتا ہے یہی عمل مغربی ادب میں تحریک کی صورت اختیار کر گیا اس لیے تمثال نگاری کی تحریک اور اس کے بنیاد گزاروں کی ابتدائی کاوش کا مطالعہ بھی اس باب میں شامل ہے۔

پانچویں باب میں منیر نیازی کی شعری تمثالوں کا مطالعہ کیا گیا ہے جس میں تمثال کی جملہ اقسام کا اطلاق منیر نیازی کی نظموں اور غزلوں پر کیا گیا ہے ۔

مقالہ کی تکمیل کا مرحلہ خاصا دقیق تھا جس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں مجھے کئ پیچیدگیوں سے دو چار ہونا پڑا لیکن لاکھوں کروڑوں شکر خالق و مالکِ کائنات کی بارگاہ میں جس کی بے پایاں کرامات اور توفیوات کی بدولت مجھ کاہل نے یہ مرحلہ سر کیا اور مقالہ کی تکمیل ہوئ۔

صد شکر اس ذاتِ اقدس کا جس کے وجود سے کائنات میں ہمارا وجود ہے جس کو ربِ جلیل نے رحمت للعالمین بنا کر ہم پہ خاص کرم کیا۔اور باطفیل محمد واعلی محمد کے میں آج سرخروح ہوگیا

میں والدین اور بہن بھائیوں کی محبت کا ممنونِ احسان ہوں خاص طور پر اپنے بھائی مسرت علی (جن کی ڈانٹ کا مقروض ہوں جو تکمیل مقالہ کی ایک اہم کڑی ہے)، چھوٹی بہن عالیہ مقبول اور رفیقِ حیات ثناء جعفر کا جنھوں نے پروف ریڈنگ کے لئے میری حتی الوسعی مدد کی۔